ادویات میں مستعمل حیوانات سے ماخوذ مخصوص اجزائے ترکیبی کا شرعی جائزہ

The Sharīʿah Perspective on Specific Ingredients Derived from Animals Used in Pharmaceuticals

**** Mr. Shahbaz Ali, ** Dr. Aurang Zeb, ***Mrs. Falak Naz***

** PhD Scholar, Department of Islamic Studies, Bahria University Karachi Campus.*
***Associate Professor, Department of Islamic Studies, Bahria University Karachi Campus.*
****PhD Scholar, Department of Islamic Studies, Bahria University Karachi Campus.*

KEYWORDS
Animal-derived
Halal
Halal certified.
Ingredients
Medicine

ABSTRACT

Islamic teachings on consuming halal and avoiding haram are clear. The Islamic directive in this regard is to consume only halal and protect ourselves from haram and doubtful things. Consuming haram has both external and internal harms. In earlier times, all products were locally produced, this thing was making it easy to identify halal and haram. However, since the advent of industrial development, and with food and beverages being abundantly transferred and sold from one region to another, distinguishing between halal and haram has become increasingly challenging .Although global regulations mandate that any product sold must clearly state its contents and ingredients, these regulations are only practically enforced in a few countries. In many regions, labels are present, but they are either unreadable or incomprehensible. The same approach applies to medicines, and in fact, it is even more complicated. The ingredients in medicines are often named in such a way that only someone with a medical background can understand them, leaving the average person unable to decipher them. In this article, we have outlined the Islamic rulings on common ingredients used in medicines, particularly those derived from animals. This is intended to help manufacturers or consumers become aware of the ingredients and make informed decisions about whether to consume the product based on its Islamic ruling. We have initially selected 25 ingredients for this discussion, though there are many more, which will be addressed in future discussions.

تعارف

اسلام میں اگرچہ کسی چیز کے حلال یا حرام ہونے کے متعلق واضح احکامات اور اصول موجود ہیں تاہم عوام الناس کی آسانی کے لیے مجتہدین اور علمائے اسلام نے ان احکام کو مزید عام فہم اور آسان بنانے کی ہر زمانے میں کوشش کی ہے۔ نیز وقت کے بدلنے اور ترقیات زمانہ کی وجہ سے ایسے مسائل آئے روز سامنے آتے رہتے ہیں جن کا بظاہر واضح حل اور حکم نظر نہیں آرہا ہوتا تو ہر زمانے کے علماء نے اپنے اپنے زمانے میں ان نئے پیش آمدہ مسائل کا حل پیش کرنے کی کوشش کی ہے، اس مضمون کا موضوع یعنی حلال و حرام اشیاء کا مسئلہ سائنسی ترقی کے ساتھ کافی پیچیدہ مسائل کو جنم دے رہا ہے۔ مسلم معاشرے میں حلال وحرام کو جو حیثیت حاصل ہے وہ کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہے۔ چاہے وہ معاملہ کسب معاش کا ہو، کھانے پینے کا ہو، علاج ومعالجے کا ہو یا زیب و زینت کا، ہر ذی شعور مسلمان اس میں حلال وحرام کی تمیز کرنا اپنا مذہبی فریضہ سمجھتا ہے۔

*Corresponding Author: Mr. Shahbaz Ali
Email Address: *bazi2009@gmail.com*

حلال کھانے کی ترغیب

قرآن و سنت میں کثیر تعداد میں آیات و احادیث انسانوں کو حلال کھانے کی ترغیب دیتی نظر آتی ہیں، چنانچہ تمام انسانوں کو بھی حلال کھانے کا حکم ہے۔(القرآن الکریم ،لبقرہ:168)دوسرے مقام پر مؤمنین کو بھی حلال کھانے کا حکم ہے:(القرآن الکریم ,البقرہ:172)اس کے ساتھ اپنے رسولوں کو بھی یہی حکم دیا(القرآن الکریم ,المؤمنون:51) گویا اللہ تبارک وتعالی نے اپنے پاک پیغمبروں، مؤمنین اور تمام انسان ذات کو الگ الگ حلال کھانے کا حکم فرمایاہے۔اسی وجہ سے مسلمانوں کے رگ وریشہ میں حرام سے نفرت اور حلال سے محبت پنہاں ہے۔

ایک طرف تو شریعت نے حلال کھانے کی ترغیب دی ہے دوسری جانب حرام اور مشتبہ چیزوں بچنے کا حکم بھی فرمایا ہے۔(البخاری, 723/2)لہذاہر مسلمان کو یہ بھی تعلیم دی گئی ہے کہ جو چیزیں مشکوک ہیں ان سے بھی بچیں، حرام کے تو کیا کہنے۔حرام کھانے کے روحانی نقصانات بھی ہیں چنانچہ ایک روایت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بظاہر نیک نظر آنے والے شخص کی دعا قبول نہ ہونے کی وجہ یہ فرمائی کہ اس کا کھانا، پینا، لباس وغیرہ حرام کا ہے تو دعا کیسے قبول ہو؟(القشیری,2,1955/ 703 .p), یہ حرام کھانے کی نحوست ہے، آپ علیہ السلام نے فرمایا: کوئی بندہ اس وقت تک متقین کے درجے تک نہیں پہنچ سکتا جب تک کہ وہ حرام سے بچنے کے لیے ان چیزوں کو بھی نہ چھوڑ دے جن کے استعمال میں بظاہر کوئی حرج نہیں۔)الترمذی,4,1975/ 634 .p) , طب اور دوا: صحت مند انسان معاشرہ میں اپنا کام اچھے طریقہ سے کرتا ہے، اور وہ اللہ تعالیٰ کی بندگی اور عبادت اور معاشرے کی تعمیر وترقی میں اپنا فرض احسن انداز سے ادا کر سکتا ہے۔۔

چنانچہ شریعت نے بیمار آدمی کو دوا اور علاج کا حکم دیا ہے۔ فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ نے موت اور بڑھاپے کے علاوہ ہر بیماری کی شفا رکھی ہے۔(ابن حنبل,30,2001/ 398 .p)۔البتہ حرام یا خبیث چیزوں سے علاج کرنے سے منع فرمایا ہے؛ کیونکہ یہ خود ایک بیماری ہے، علاج نہیں ہے۔ چنانچہ شراب سے علاج کے بارے میں اس سے منع کرتے ہوئے فرمایا: یہ دوا نہیں ہے، بلکہ یہ خود ایک بیماری ہے۔(القشیری,3,1955/ 1573 .p)اس لیے ادویات کے استعمال کے وقت بھی اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ کونسی دواء استعمال کرنا جائز ہے اور کونسی ناجائز۔

اس مضمون میں درج ذیل سوالات کے جوابات تلاش کرنے کی کوشش کریں گے:

1. وہ کون سے اجزاء ترکیبی ہیں جو حیوانات سے ماخوذ ہیں اور ان کا استعمال ادویات میں ہوتا ہے؟
2. ان اجزاء ترکیبی کا شرعی حکم کیا ہے؟

ان شاء اللہ اس مقالے کے آخر میں قاری کو مندرجہ بالا سوالات کا جواب مل سکے۔

ماضی قریب میں اردو زبان میں اس موضوع سے متعلق ایک انتہائی مستند اور مفید کام مولانا حکیم غلام مصطفی صاحب نے مولانا اشرف علی تھانوی رحمہا اللہ تعالی کی مشاورت سے طبی جوہر کے نام سے کیا ہے، اس میں اصالۃ علاج معالجے کے متعلق اہم مسائل کا بیان ہے، جس میں حیوانی اجزاء کے متعلق بھی کافی کام کی باتیں ہیں۔ لیکن وہ پرانا کام ہے اس میں اضافات کی ضرورت ہے۔)غ. مصطفیٰ & تھانوی(.n.d ,۔ عربی زبان میں ایک اہم کتاب "معاییر الحلال والحرام" ہے۔ یہ کتاب دکتور علی مصطفی یعقوب کی تالیف ہے اس کتاب میں اس موضوع پر اچھی بحث ہے لیکن ایک تو مصنف نے اس میں صرف خنزیر کے اجزاء کا ذکر کیا ہے نیز انہوں نے امام شافعی کے مذہب کو سامنے رکھتے ہوئے حکم بیان کیا ہے جبکہ ہم حنفیہ کے مذہب کے مطابق کام کریں گے۔(ع. مصطفیٰ.n.d) , ان دو اہم کتب کے علاوہ اس موضوع پر درجن بھر کتب اور رسائل کے مطالعہ کرنے کے بعد اس تحقیق کو

پایہ تکمیل تک پہنچایا گیا ہے۔ جس سے عوام الناس، ادویات ساز ادارے اور مفتیان کرام استفادہ کر سکیں گے۔ اس تحقیق کا موضوع حیوانات سے ماخوذ ایسے اجزاء ترکیبی کا فقہ حنفی کی روشنی میں شرعی حکم بیان کرنا ہے، جو ادویات میں استعمال ہوتے ہیں۔ سائنسی تحقیق مقصود نہیں۔ نیز صرف چند کثیر الاستعمال اجزاء کو موضوع بحث بنایا جائے گا استیعاب نہیں ہو سکے گا۔

کچھ اصطلاحات واصول وضوابط

علاج معالجہ کے متعلق کچھ اصطلاحات اور شرعی اصول وضوابط یہاں مختصر اذکر کرنا ضروری ہیں تاکہ ان کو مد نظر رکھتے ہوئے کسی جزو ترکیبی پر حکم لگانا ممکن ہو سکے۔

داخلی و خارجی استعمال: کسی بھی چیز کا استعمال یا داخلی ہو گا یا خارجی، جسے ہم Internal or external uses کہتے ہیں۔ داخلی استعمال کا اطلاق صرف حلق اور پیٹ میں پہنچ جانے پر ہوتا ہے، یعنی کھانے پینے کو داخلی استعمال کہا جاتا ہے، اس کے علاوہ استعمال کے جتنے بھی طریقے ہیں وہ سب خارجی استعمال ہے۔ استنشاق یعنی ناک سے کوئی تر چیز اوپر کھینچنا، سعوط یعنی ناک میں تر دوا ڈالنا، سنون یعنی منجن یا پیسٹ دانتوں پر ملنا، شموم یعنی کوئی تر یا خشک دوا سونگھنا، عطوس یعنی ناس لینا، مضغ یعنی چبانا، مضمضہ یعنی کلی کرنا، اصل کے اعتبار سے یہ تمام طریقے خارجی استعمال کے ہیں لیکن ان میں سے شموم یعنی سونگھنے کے علاوہ باقی تمام طریقوں میں دوا کے حلق میں پہنچ جانے کا غالب امکان ہوتا ہے لہذا یہ سب حکم کے اعتبار سے داخلی استعمال ہی ہیں ۔(غ. مصطفیٰ & تھانوی, n.d., pp. 2–3).

مشبوہ: مشبوہ کا لفظ شبہ سے لیا گیا ہے، اس کی تعریف PS.3733 part 1 میں اس طرح کی گئی ہے: جب کسی مصنوع کے متعلق حلال یا حرام ہونے کا سوال کیا جائے اور یہ حکم لگانا واضح نہ ہو کہ یہ حلال ہے یا حرام ہے۔ تو اسے مشبوہ کہا جائے گا۔ اسے انگریزی میں doubtful یا suspected کہا جاتا ہے۔(PSQCA, 2019, Section 3.9/ Part:1)

طاہر: جو چیز نہ خود نجس ہو اور نہ ہی کسی نجس سے متلوث ہو، وہ طاہر کہلائے گی۔(PSQCA, 2019, Section 3.7/ Part:1)

نجس: نجس عربی لفظ ہے، لسان العرب میں لکھا ہے: النَّجس (نون کے زبر اور جیم کے سکون کے ساتھ)، النِّجس (نون کے زیر اور جیم کے سکون کے ساتھ)، اور النَّجَس (نون اور جیم دونوں کے زبر کے ساتھ) لغت میں گندے آدمی اور ہر گندی چیز کو کہا جاتا ہے۔(ابن المنظور, 141 .p) , 8/465 نجاست سے مراد وہ چیز ہے جو طاہر یعنی پاک نہ ہو۔

انقلاب ماہیت: انقلاب ماہیت کو عربی میں الاستحالۃ اور انقلاب العین بھی کہا جاتا ہے۔ اس کی تعریف میں بہت زیادہ اختلاف ہے۔ علامہ ابن عابدین نے اس کی دو صورتیں ذکر فرمائی ہیں: کسی چیز کا ایک صفت سے دوسری صفت کی طرف بدل جانا، جیسے خمر کا خل میں بدل جانا۔ دوسری صورت ہے کسی چیز کی حقیقت کا دوسری حقیقت کی طرف بدل جانا، جیسے گوبر کا جل کر راکھ بن جانا۔ یا کسی چیز کی حقیقت کا اس طرح بدل جانا کہ وہ پہلی حالت کی طرف لوٹ نہ سکے۔(قلعہ جی & قعنبی, 1404, p. 94).

انقلاب ماہیت کا مطلب یہ ہے کہ ایک چیز سے دوسری ایسی چیز بن جائے جس کا حکم پہلی چیز کے بالکل مخالف ہو، مثلا کوئی ناپاک چیز ایسی چیز میں تبدیل ہو جائے جو کہ پاک ہے تو وہ ناپاک چیز پاک ہو جائے گی۔ جیسے گوبر یا کھاد ناپاک ہے مگر جب وہ مٹی میں مل کر مٹی ہو گیا تو مٹی کیونکہ پاک ہے لہذا وہ گوبر یا کھاد بھی پاک ہو جائے گی۔ انڈا پاک ہے مگر اس سے خون بن گیا تو وہ ناپاک ہو جائے گا۔ جب اسی خون سے مضغہ یعنی گوشت بن گیا تو وہ

پاک ہو جائے گا۔(غ. مصطفیٰ & تھانوی, n.d., p. 108) ,اگر کسی چیز کی حقیقت بدل جاتی ہے تو اس کا حکم بھی تبدیل ہو جائے گا اور اس کا استعمال کرنا سب لوگوں کے ہاں جائز ہو جائے گا۔(ا. ا. م. ت. العثمانی, 1424, 1/341 p.) , حتی کہ خنزیر سے بنے مواد کے متعلق بھی یہ حکم ہے کہ اگر اس کی مکمل حقیقت تبدیل ہو جائے تو اس کی حرمت بھی زائل ہو جائے گی اور اگر حقیقت و ماہیت نہیں بدلتی تو اس کی حرمت زائل نہیں ہو گی۔(ا. ا. م. ت. العثمانی, 1424(1/341 .p).

مختلف قسم کے جانوروں کے اجزاء کے داخلی اور خارجی استعمال کا حکم

حنفیہ نے ماکول اللحم یعنی حلال جانور اور غیر ماکول اللحم یعنی حرام جانوروں میں سے ہر نوع کے جانوروں کے دونوں قسم کے اجزاء (جن میں زندگی حلول کرتی ہے اور جن میں زندگی حلول نہیں کرتی) کے داخلی اور خارجی استعمال کا حکم علیحدہ علیحدہ بیان کیا ہے، ہر ایک کی تفصیل ملاحظہ فرمائیں:

اس مسئلے کی کل 16 صورتیں بن جائیں گی۔ جانور حلال ہو گا یا حرام۔ پھر ہر ایک یا مذبوح شرعی ہو گا یا مردار۔ پھر ہر ایک کے ماتحلہ الحیاۃ اجزاء ہوں گے یا مالاتحلہ الحیاۃ اجزاء، پھر ہر ایک کا داخلی استعمال ہو گا یا خارجی۔ نقشہ درج ذیل ہے:

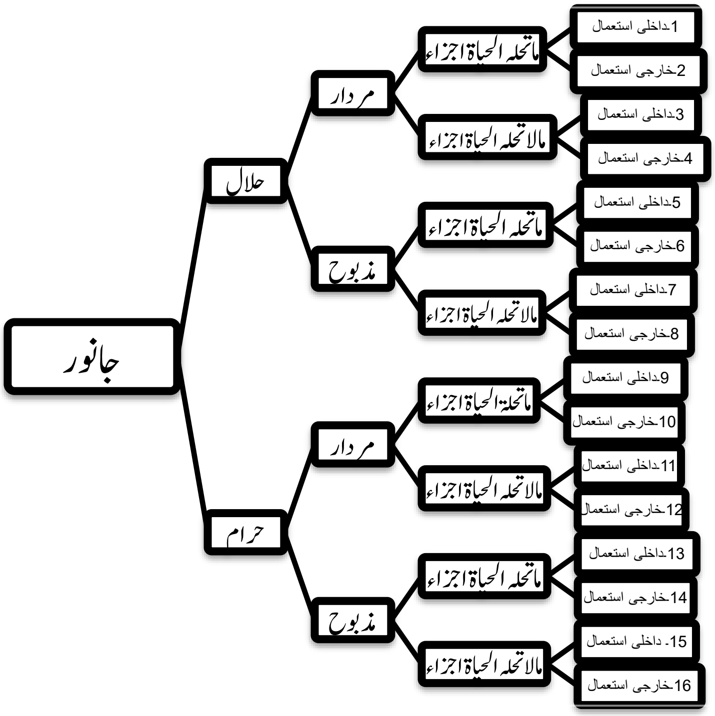

ان 16 اقسام میں سے ہر ایک کا حکم ہم ذیل میں ذکر کر دیتے ہیں۔

ماکول اللحم مردار کے "ماتحلہ الحیاۃ" اجزاء کا حکم

الف: خارجی استعمال

ماکول اللحم جانور (جس کا گوشت کھایا جاتا ہو، جیسے بکری وغیرہ) اگر شرعی مذبوح نہیں کی گئی بلکہ مردار ہے اس کے وہ اجزاء جن میں زندگی حلول کرتی ہے، جیسے گوشت وغیرہ کے خارجی استعمال کا حکم یہ ہے کہ چونکہ ان اجزاء میں نجس رطوبات پائی جاتی ہیں اور نجس چیز کا عام حالات میں خارجی استعمال

شرعاً جائز نہیں، البتہ ان میں سے وہ اجزاء جن کو دباغت دی جاسکتی ہے، جیسے چمڑہ، اوجھ اور مثانہ وغیرہ، ان کو دباغت کے بعد ان کے بیرونی استعمال میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ دباغت سے یہ اجزاء پاک ہو جاتے ہیں۔ (الشامی,966،11/203 .p ,)

ب: داخلی استعمال

ماکول اللحم کے ایسے اجزاء کے داخلی استعمال کے سلسلے میں حنفیہ کے مذہب میں تفصیل معلوم ہوتی ہے، وہ یہ کہ تغذّی (بطورِ غذا) یا تلذّذ کے لیے ان اجزاء کا داخلی استعمال جمہور حنفیہ کے نزدیک کسی بھی صورت میں (خواہ ان کو دباغت دی گئی ہو یا نہ) جائز نہیں، البتہ علامہ ابنِ نجیم رحمہ اللہ نے بعض حنفیہ کے حوالے سے دباغت کے بعد ماکول اللحم میتہ کی کھال سے متعلق داخلی استعمال کے جواز کا قول نقل کیا ہے، لیکن اس کے بعد حرمت کا قول ذکر کر کے اسی کو صحیح قرار دیا ہے، اسی طرح علامہ ابن عابدین شامی رحمہ اللہ نے بھی منحۃ الخالق میں حرمت کے قول کو ہی صحیح کہا ہے۔ (ابن نجیم,1431 , p. 109/1)۔

جہاں تک ان اجزاء کے تداوی یعنی علاج معالجہ کے لیے استعمال کی بات ہے تو جن اجزاء کو دباغت دے کر پاک کیا جاسکتا ہے اصول کی رو سے ان کا ادویات میں استعمال جائز ہونا چاہیے، چنانچہ فتاوی ہندیہ میں خنزیر کے سوا باقی تمام جانوروں کی ہڈی کو ادویات میں استعمال کی اجازت دی گئی ہے۔

فتاوی ہندیہ کے سیاق وسباق سے یہ پتا چلتا ہے کہ یہ اجازت عام علاج معالجے کے وقت ان اجزاء کے داخلی استعمال کے متعلق ہے، حالتِ اضطرار کی بات نہیں کیوں کہ حالتِ اضطرار میں تو خنزیر کے استعمال کی بھی اجازت ہوتی ہے۔ امداد الاحکام میں بھی اسی طرح کا مضمون ہے۔ (ظ.ا. العثمانی,2009 ,p. 311/4)۔

ماکول اللحم مردار کے "مالا تحلها الحیاۃ" اجزاء کا حکم

الف: خارجی استعمال

ماکول اللحم مردار کے وہ اجزاء جن میں زندگی حلول نہیں کرتی، جیسے بال اور اُون وغیرہ ان کے خارجی استعمال کے بارے میں فقہائے حنفیہ نے یہ اصول ذکر فرمایا ہے: موت ان اجزاء میں نجاست کا سبب بنتی ہے جن میں زندگی حلول کرتی ہے اور جن میں زندگی حلول نہیں کرتی ان میں موت بھی اثر انداز نہیں ہوتی اور جب ان اجزاء میں زندگی حلول نہیں کرتی تو مزیل کے نہ ہونے کی وجہ سے پہلے والا حکم شرعی (ان اجزاء کا پاک ہونا) باقی رہے گا۔

اسی اصول کے پیشِ نظر فقہائے حنفیہ رحمہم اللہ نے خنزیر کے علاوہ ہر قسم کے مردار جانور (خواہ وہ فی نفسہ حلال ہوں یا حرام) کے ان تمام اعضاء کو پاک قرار دیا ہے جن میں زندگی کے آثار نہیں ہوتے، جیسے ناخن، سینگ، بال اور ہڈی وغیرہ۔ (لزیلعی,1,1314/ p. 26)

ب: داخلی استعمال

حلال لیکن مردار جانور کے مالا تحلہ الحیاۃ اجزاء کے داخلی استعمال کے متعلق حنفیہ کی عبارات میں کوئی صراحت نہیں ملی، البتہ پیچھے ذکر کیے گئے اصول سے معلوم ہوتا ہے کہ ان اجزاء کے داخلی استعمال کی بھی گنجائش ہے۔ (خالد,232021 ,p. ,)۔

ماکول اللحم مذبوح جانور کے تمام اجزاء (ماتحلہ الحیاۃ ومالا تحلہ الحیاۃ) کے داخلی وخارجی استعمال حکم

ماکول اللحم جانور کو جب ذبح کر لیا گیا تو وہ مکمل حلال ہو جاتا ہے، اس میں سے سات اشیاء کو چھوڑ کر باقی تمام اجزاء کا داخلی و خارجی استعمال بلا کسی اختلاف کے جائز ہے۔ جو سات اجزاء استعمال نہیں کیے جاسکتے ان میں ایک دم سائل یعنی بہتا خون حرام ہے، باقی چھ اجزاء مکراہ تحریمی ہیں۔ وہ اجزاء درج ذیل ہیں: بہتا خون، نر جانور کی شرم گاہ، مادہ جانور کی شرم گاہ، کپورے، مثانہ، پتہ، غدہ، یعنی کسی بیماری یا چوٹ سے بننے والی گلٹی۔

غیر ماکول اللحم مردار کے "ماتحلہ الحیاۃ" اجزاء کا حکم

الف: خارجی استعمال

حرام جانور کے ایسے اجزاء (جن میں زندگی حلول کرتی ہے) کے خارجی استعمال کی اجازت نہیں۔ البتہ ان میں سے قابل دباغت اجزاء کو دباغت کے بعد خارجی استعمال میں لانا درست ہو گا۔

ب: داخلی استعمال

حرام جانور کے وہ اجزاء جن میں زندگی حلول کرتی ہے، ان کا داخلی استعمال صرف حالت اضطرار میں ہو سکتا ہے۔ کیونکہ ایسی صورت میں نص قرآنی میں رخصت دی گئی ہے۔ (خالد, 24,2021 .p.)

غیر ماکول اللحم مردار کے "مالاتحلہ الحیاۃ" اجزاء کا حکم

الف-خارجی استعمال

حنفیہ کے نزدیک خنزیر کے علاوہ تمام قسم کے جانوروں کے مالاتحلہ الحیاۃ اجزاء کا خارجی استعمال جائز ہے، بشر طیکہ ان اجزاء پر ظاہری نجاست نہ لگی ہو۔

ب: داخلی استعمال

اس سلسلے میں فقہائے حنفیہ رحمہم اللہ نے ان اجزاء کو تداوی یعنی بطور دوا استعمال کرنے کی تو تصریح فرمائی ہے، جیسا کہ فتاوی ہندیہ کا حوالہ پیچھے گزر چکا ہے، البتہ تداوی کے علاوہ تغذی یا تلذذ کے لیے استعمال کی اجازت نہیں ہے۔ (خالد, 24,2021 .p)

غیر ماکول اللحم مذبوح یعنی حرام جانور کو اگر ذبح کر لیا جائے تو اس کے (ماتحلہ الحیاۃ ومالاتحلہ الحیاۃ) اجزاء کا حکم

الف: خارجی استعمال

اگر غیر ماکول اللحم جانور کو شرعی طریقے سے ذبح کر لیا جائے تو اس کی وجہ سے اس کے تمام اجزاء پاک ہو جاتے ہیں، چاہے وہ قابلِ دباغت ہوں یا قابلِ دباغت نہ ہوں۔ لہذا حنفیہ کے ہاں خنزیر کے علاوہ باقی تمام حرام جانوروں کے ان تمام اجزاء (ماتحلہ الحیاۃ اور مالاتحلہ الحیاۃ) کا خارجی استعمال تو جائز ہو جاتا ہے۔ بشر طیکہ ان اجزاء پر ظاہری نجاست نہ لگی ہو۔

ب: داخلی استعمال

فقہائے حنفیہ رحمہم اللہ نے ایسے جانوروں کے ماتحلہ الحیاۃ اجزاء کے داخلی استعمال کی اجازت نہیں دی۔ ان کے وہ اجزاء جن میں حیاۃ حلول نہیں کرتی ان اجزاء کو تداوی یعنی بطور دوا استعمال کرنے کی تو تصریح فرمائی ہے، جیسا کہ فتاوی ہندیہ کا حوالہ پیچھے گزر چکا ہے۔ (لجنۃ العلماء, 1310 .p) ,

5, 254/ خنزیر بجمیع اجزائہ حرام و نجس ہے، لہذا اس کے کسی بھی جزو کا کوئی بھی استعمال جائز نہیں۔ الا یہ کہ اس میں تبدیل ماہیت ہو جائے یا حالتِ اضطرار ہو تو اس کی شرائط کے ساتھ استعمال جائز ہو گا۔ (لجنۃ العلماء،1,2020/137 .p)۔

تداوی بالمحرم کی شرائط

کسی بھی حرام چیز سے علاج کروایا جاسکتا ہے یا نہیں؟ اس بارے میں مختلف آراء پائی جاتی ہیں فقہاء حنفیہ نے جس قول کو راجح قرار دیا ہے وہ یہ ہے کہ حرام چیز سے صرف اس وقت علاج کروایا جاسکتا ہے جب درج ذیل شرائط پائی جائیں:

1۔ کوئی ماہر مسلمان ڈاکٹر جو کہ بے دین نہ ہو وہ یہ مشورہ دے کہ اس بیماری کا علاج صرف اسی حرام دوا میں ہے۔

2۔ اس کو دوسری حلال دوا کا علم نہ ہو بس یہی دوا اس کے علم میں ہے۔

3۔ دوسری دوا مل تو سکتی ہے لیکن فی الحال اس علاقے میں موجود نہیں۔

4۔ حلال دوا موجود تو ہے لیکن اتنی مہنگی ہے کہ مریض کے لیے وہ خریدنا ممکن نہیں۔

تو ایسی صورت میں اس حرام دواء سے علاج کروانا جائز ہے۔ اگر وہ ڈاکٹر یہ کہتا ہے کہ حلال دوائی سے علاج ممکن تو ہے لیکن اس سے شفا تاخیر سے ملے گی جب کہ اس حرام دوائی سے جلد شفا ممکن ہے تو ایسی صورت میں متاخرین حنفی فقہاء کی دو آراء ہیں۔ بعض اس کی گنجائش دیتے ہیں بعض نہیں دیتے۔ تداوی بالمحرم میں محرم سے مراد ہر وہ چیز ہے جس کا استعمال حرام ہے، چاہے وہ نجس ہو یا پاک ہو۔ (الشامی،3,1966/211،1/210 .p) (لجنۃ العلماء،5,1310/355 .p).

درج بالا اصولوں کی روشنی میں ہم مختلف اجزائے ترکیبی کے متعلق اپنی رائے کا اظہار کریں گے۔

حیوانات سے ماخوذ اجزائے ترکیبی

ہم نے مختلف فارماسیوٹیکل کمپنیز سے ان کے استعمال میں آنے والے اجزائے ترکیبی وصول کیے جائیں، چنانچہ کافی تگ و دو کے بعد تین فارماسیوٹیکل کمپنیز سے ڈیٹا موصول ہوا لیکن ان کا کہنا تھا کہ یہ ڈیٹا اس شرط پر دے رہے ہیں کہ اس کو نہ تو کہیں اور دیا جائے اور نہ ہی اس کا غلط استعمال ہو۔ ان کی یہ شرط مانتے ہوئے ان سے مواد لیا، جس میں سیکڑوں کی تعداد میں اجزائے ترکیبی مذکور تھے، بندہ نے کوشش کی کہ ان میں سے وہ اجزائے ترکیبی الگ کیے جائیں جو حیوانات سے ماخوذ ہیں۔ جس میں کافی قدر کامیابی ملی۔ ہم نے مختلف آرٹیکلز تلاش کیے اور ان میں سے ایک آرٹیکل ایسا تھا جو کہ وجیٹیرینز کے لیے لکھا گیا تھا جس میں حیوانات سے ماخوذ وہ اجزاء جو کسی بھی استعمال میں آتے تھی ان کا ماخذ اور استعمال لکھا گیا تھا، ان اجزاء کو الفبائی ترتیب سے ذکر کیا گیا تھا، ہم نے اس ان دونوں سے 175 اجزاء منتخب کیے لیکن ان میں سے صرف 12 اہم اور کثیر الاستعمال اجزاء کا حکم پیشِ خدمت ہے۔

جیلاٹین: جیلاٹن ایک پروٹین کا نام ہے، جو جاندار کی ہڈی اور کھال سے حاصل کی گئی کولیجن سے حاصل کی جاتی ہے، اسے جیلنگ ایجنٹ (Gelling Agent) بھی کہا جاتا ہے۔ اس کا ماخذ مچھلی بھی ہے۔ **استعمال:** عام طور پر کیپسول کے خول بنتے ہیں اور ہڈیوں کو مضبوط کرنے والی ادویات وغیرہ میں بہت استعمال ہوتا ہے۔

جیلاٹن جانوروں کی ہڈیوں اور کھال سے نکالا جاتا ہے۔ ہڈی یا کھال سے نکالتے وقت اس میں تبدیل ماہیت نہیں ہوتی ۔ یہ سارا عمل Extraction ہے، جیسے گنے سے اس کا رس الگ کیا جاتا ہے۔ پھر اسے خشک کر کے گُڑ بنایا جاتا ہے۔ جیلاٹن کا متبادل پھلوں سے حاصل ہونے والا مادہ Pectin ہو سکتا ہے۔ (عبد الرزاق, et al., 2021, p. 192)

شیلاک (Shellac): لیک کیڑا (Lac bug) ایک خاص قسم کا کیڑا ہے جو گوند والے پودوں پر پلتا ہے۔ سائنس کی اصطلاح میں اس کا نام Laccifer lacca ہے۔ یہ کیڑا ایک مخصوص موسم میں ان درختوں کا رس چوس کر ایک خاص مادہ خارج کرتا ہے، جسے خام حالت میں شیلاک سٹِک کہتے ہیں اور اسی مادے کو مختلف مراحل سے گزار کر "شیلاک" نامی مادہ حاصل کیا جاتا ہے۔ شیلاک کا ای نمبر E-904 ہے۔

استعمالات: شیلاک ٹافیوں اور گولیوں (Tablets) پر چمک پیدا کرنے والے ایجنٹ کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ یہ مادہ ایسی تیزابی خصوصیات کا حامل ہے جو معدہ کی تیزابیت سے مزاحمت کر سکتا ہے، اس لیے اسے کوَر میں ڈھانپ کر مانع حمل دوا کے طور پر بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ مصنوعی دانتوں کی تیاری میں اس کا استعمال ہوتا ہے۔

شرعی حکم: شیلاک کا استعمال خارجی اور داخلی دونوں طرح سے ہوتا ہے لہذا دونوں استعمالات کا حکم درج ذیل ہے:

خارجی استعمال: کیڑے مکوڑے تمام فقہائے کرام کے نزدیک پاک ہیں اور ان کا خارجی استعمال جائز ہے۔ تو شیلاک کا خارجی استعمال بھی جائز ہے۔

داخلی استعمال: داخلی استعمال کے حوالے سے شیلاک کے شرعی حکم کے متعلق جامعہ دارالعلوم کراچی سے اس کی حلت کا فتویٰ جاری ہوا ہے۔

جس کا خلاصہ یہ ہے: تحقیق کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کو استعمال کرنے کی گنجائش ہے، بشرطیکہ اس سے گھن، جسے شرعی اصطلاح میں "استقذار" کہا جاتا ہے، نہ محسوس ہو۔ بہشتی زیور میں ہے: "کیڑوں کے لعاب سے بعض پیدا شدہ چیزیں جن سے استقذار یعنی گھن نہ ہو، حلال ہیں۔ جیسے ابریشم تغال وغیرہ، للنص علی حلۃ العسل۔" (بہشتی زیور: 778) اس فتوی میں شیلاک کی حلت کی بنیاد دو باتوں پر رکھی گئی: 1- کیڑوں کی ریزش کی حرمت پر کوئی صریح نص موجود نہیں۔ 2- اس کو مکھی کے شہد پر قیاس کیا جاسکتا ہے، بشرطیکہ اس سے گھن محسوس نہ ہو۔

لہذا مذکورہ بالا بحث کی روشنی میں شیلاک کا خارجی استعمال بھی جائز ہے، لیکن ایک اور پہلو جو قابلِ غور ہے، وہ یہ کہ شیلاک کے استعمال سے قبل اس میں ایتھائل الکوحل ملائی جاتی ہے۔ اگر وہ الکوحل انگور یا کھجور کی شراب سے ماخوذ ہے تو یہ شیلاک بالاتفاق حرام ہے۔ اسی طرح اگر کسی اور شراب سے حاصل کردہ الکوحل کی اتنی مقدار ملا دی جو کہ نشہ آور ہو سکتی ہے تو وہ بھی ناجائز ہے۔

وٹامن ڈی: وٹامن ڈی بھی بھیڑ کی اون سے بنتا ہے بھیڑ حلال جانور ہے اس کی اون اور اس کے مشتقات کو کھانے کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ زندہ بھیڑ کی اون سے تیار کردہ وٹامن ڈی کے حلال ہونے کی ایک دوسری وجہ انقلاب ماہیت بھی ہے۔ کیونکہ اون سے وٹامن ڈی بناتے وقت اس کی حقیقت وماہیت بدل جاتی ہے۔ اس لیے اس کا خارجی اور داخلی استعمال جائز ہے۔ (ظ. ا. العثمانی, 2009, 1/377 p.), لہذا بھیڑ کی اون سے بننے والا وٹامن ڈی حلال ہے۔

ایڈرینالائن، Adrenaline: ماخذ واستعمال: یہ جزو ترکیبی خنزیر، مویشیوں اور بھیڑوں کے گردوں کے قریب موجود غدود سے لیا جاتا ہے۔ مختلف ادویات میں استعمال ہوتا ہے۔ (شاہد, 2017, p. 13)

شرعی حکم: اگر ایڈرینالائن خنزیر یا کسی اور حرام جانور سے لیا جائے گا تو نجس اور حرام ہے لہذا اس کا داخلی و خارجی استعمال ممنوع ہے۔ الا یہ کہ تداوی بالمحرم کی شرائط پائی جانے کی وجہ سے اسے استعمال کیا جائے تو اجازت ہوگی۔ اگر اسے حلال جانور سے لیا جائے تو اگر وہ مذبوح شرعی ہے تو یہ بھی حلال ہے لہذا اس کا خارجی و داخلی استعمال جائز ہے۔ اگر حلال جانور میتہ ہے تو اس کا حکم بھی حرام جانور والا ہوگا۔

ایلنٹائن: ماخذ و استعمال: گائے سے ماخوذ یورک ایسڈ کی آکسیڈیشن ہے، کسی بھی ممالیہ کے Urine پیشاب سے لیا جا سکتا ہے۔ بہت سے پودوں میں بھی پایا جاتا ہے۔ کاسمیٹکس میں (خاص طور پر کریم اور لوشن) میں استعمال ہوتا ہے۔ نیز زخموں اور السر کے علاج میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ **مشتقات:** الکلوکسا، الڈیوکسا۔Alcloxa, Aldioxa۔ (Animal-Derived Ingredients Resource | Living | PETA, n.d.)

شرعی حکم: اس کا مینوفیکچرنگ پراسس ایسا ہے کہ اس میں ایلنٹائن کو صرف جدا کیا جاتا ہے کسی قسم کی تبدیل ماہیت واقع نہیں ہوتی لہذا یہ نجس ہے اس کا استعمال نہ خارجی جائز ہے اور نہ ہی داخلی۔

Amino Acids، امینو ایسڈ: ماخذ و استعمال: تمام جانوروں اور پودوں میں موجود پروٹین کے بلڈنگ بلاکس ہیں، اس کا سب سے اچھا ماخذ جانوروں سے ماخوذ پروٹین ہے۔ ان کا استعمال کاسمیٹکس، وٹامنز، سپلیمنٹس، شیمپو وغیرہ میں ہوتا ہے۔ (Animal-Derived Ingredients Resource | Living | PETA, n.d.)

شرعی حکم: امائنو ایسڈز کو فرمنٹیشن کے ذریعے بنایا جاتا ہے جس میں تبدیل ماہیت نہیں ہوتی لہذا یہ اگر جانوروں سے لیا ہے تو اس کا حکم وہی ہوگا جو Adrenaline کا بیان ہوا۔

Arachidonic Acid، ایرکیڈونک ایسڈ: ماخذ و استعمال: ایک مائع غیر سیر شدہ فیٹی ایسڈ جو جگر، دماغ، غدود اور جانوروں اور انسانوں کی چربی میں پایا جاتا ہے۔ زیادہ تر جانوروں سے حاصل کیا جاتا ہے۔ یہ مختلف قسم کی کریم، جوس لوشن اور بچوں کی پروڈکٹس وغیرہ میں استعمال ہوتا ہے۔ غذائیت کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے اور جلد کی کریموں اور لوشن میں ایکزیما اور ریشوں کو دور کرنے کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ (شاہد، 2017)

شرعی حکم: اس کا حکم وہی ہوگا جو **Adrenaline** کا حکم اوپر مذکور ہوا ہے۔

شہد کی مکھی کا پولن :(Bee pollen) ماخذ و استعمال: بیج اور پھول والے پودوں میں خورد بزروی Microscopic grains جو شہد کی مکھیاں اپنی ٹانگوں کے ذریعہ جمع کر کے لاتی ہیں پھر اپنے چھتے میں جمع کرتی ہیں۔ یہ عموماً غذائی سپلیمنٹس، شیمپو، ٹوتھ پیسٹ اور دافع بدبو مادہ Deodorant میں استعمال ہوتا ہے۔ اس کو مختلف نباتاتی تیلوں میں ملا کر پولن آئل بھی بنایا جاتا ہے۔ انسانی کھال کے لیے بننے والی مختلف کاسمیٹک میں استعمال ہوتا ہے۔ (Cristiano & Guagni, 2022, p. 3)

شرعی حکم: شہد کی مکھیوں کی بنائی ہوی تمام اشیاء حلال ہیں ان کا داخلی و خارجی استعمال جائز ہے، جس مین شہد، رائل جیلی، چھتا اور بی ویکس سمیت تمام bee products شامل ہیں۔

Cysteine, L-Form, سیسٹین، ایل فارم: ماخذ واستعمال: ایک امینو ایسڈ ہے جو انسانوں یا جانوروں کے بالوں سے نکل سکتا ہے۔ یہ بالوں کی دیکھ بھال کرنے والی مصنوعات اور کریموں میں نیز کچھ بیکری کی مصنوعات میں اور زخموں کو بھرنے والی ادویات میں استعمال کیا جاتا ہے۔ (شاہد، 2017)۔

شرعی حکم: اگر انسان اور خنزیر کے بالوں کے سوا کسی اور جانور کے بالوں سے ہے تو اس کا خارجی استعمال جائز ہوگا۔ البتہ داخلی استعمال میں تفصیل ہوگی، اگر حلال ماکول اللحم جانور کے بالوں سے لیا ہے تو اس کا داخلی استعمال بھی جائز ہوگا، اگر حرام جانور کے بالوں سے ہے تو اس کا صرف خارجی استعمال جائز ہوگا داخلی نہیں۔ البتہ ضرورت کے موقع پر ادویات میں اس کا استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اگر انسان یا خنزیر کے بالوں سے لیا ہے تو نہ اس کا خارجی استعمال جائز ہوگا اور نہ ہی داخلی استعمال جائز ہوگا۔

Cysteine، سسٹین: ماخذ واستعمال: یہ بھی ایک امینو ایسڈ ہے جو پیشاب اور گھوڑے کے بالوں میں پایا جاتا ہے۔ اس کا استعمال غذائی اضافات Nutritional Supplement کے طور پر اور Emollients یعنی سکون بخش ادویات یا ملائم کرنے والی ادویات میں ہوتا ہے۔ (شاہد، 2017)۔

شرعی حکم: اگر یہ پیشاب سے لیا جائے تو نجس و حرام ہے، داخلی و خارجی استعمال ممنوع ہوگا۔ اگر گھوڑے کے بالوں سے لیا جائے گا تو خارجی استعمال تو بالاتفاق جائز ہوگا البتہ داخلی استعمال میں اختلاف ہے، امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک کیونکہ گھوڑا کھانا مکروہ ہے اس لیے اس کے بالوں کا بھی وہی حکم ہوگا، البتہ ائمہ ثلاثہ اور صاحبین (امام ابو یوسف اور امام محمد) رحمہ اللہ کے نزدیک حلال ہے تو اس کے مطابق گھوڑے کے بالوں سے لیا ہوا سسٹین بھی حلال ہوگا۔

Estradiol،Estrogen، یسٹروجن، ایسٹراڈیول: ماخذ واستعمال: ایک ہارمون ہے جو حاملہ گھوڑی کے پیشاب سے ماخوذ ہوتا ہے۔ خواتین میں تولیدی مسائل اور پیدائش پر قابو پانے کی گولیوں اور حیض سے متعلق ادویات میں استعمال کیا جاتا ہے۔ کریم اور لوشن میں بھی استعمال ہوتا ہے۔

شرعی حکم: یہ نجس اور حرام ہے اس کا داخلی و خارجی استعمال جائز نہیں۔۔(Cristiano & Guagni, 2022, p. 3)

Glycerol،Glycerin، گلیسرین، گلیسرول: ماخذ واستعمال: صابن کی تیاری کا ایک ضمنی جزو ترکیبی ہے، عام طور پر جانوروں کی چربی سے ماخوذ ہوتا ہے، اگرچہ آج کل نباتاتی تیل سے بھی بڑے پیمانے پر بنتا ہے۔ کاسمیٹکس، کھانے کی اشیاء، ماؤتھ واش، چیونگم، ٹوتھ پیسٹ، صابن، مرہم، ادویات، چکنا کرنے والے مادے lubricants میں استعمال ہوتا ہے۔ اس کے کچھ مشتقات بھی ہیں، جیسے: گلیسرائڈز، گلیسریلز، گلائکرتھ-26، پولیگلیسرول وغیرہ۔ (Glycerides, Glyceryls, Glycreth-26, Polyglycerol)۔(Cristiano & Guagni, 2022, p. 3)

شرعی حکم: یہ اگر حلال مذبوح شرعی جانور کی چربی سے فیٹی ایسڈ بنایا جائے گا تو یہ پاک بھی ہوگا اور حلال بھی۔ اگر حرام جانور یا ماکول اللحم میتہ سے لیا گیا ہے تو نجس بھی ہوگا اور حرام بھی۔ لہذا خارجی و داخلی استعمال ممنوع ہوگا۔ اگر حرام جانور سے لیا ہو لیکن وہ مذبوح شرعی ہے (اگرچہ ایسا ہوتا نہیں ہے) تو یہ پاک تو ہوگا مگر حلال نہیں ہوگا۔ اس صورت میں اس کا خارجی استعمال جائز ہو سکتا ہے، داخلی استعمال جائز نہیں ہوگا۔

نتائج بحث اور سفارشات و تجاویز

مذکورہ بالا تحقیق سے یہ نتیجہ نکلا کہ منتخب 12 اجزاء ترکیبی میں سے بعض حلال، بعض حرام اور بعض مشبوہ اجزاء ہیں ان کے لیے مندرجہ ذیل امور ملحوظ رکھنے کی اشد ضرورت ہے۔

1. حلال اجزاء پر مشتمل ادویات کے استعمال میں حلت کی جہت ہی کافی نہیں بلکہ طریقہ استعمال نیز بدنی استعداد کی جانچ بھی ضروری ہے جو ماہر طبیب (ڈاکٹر) کے معائنے کے بعد ہی حتمی ہوتی ہے۔
2. حرام اجزاء پر مشتمل ادویات فقط جان بچانے یا اعضاء کے تلف کے قوی امکان کے پیشِ نظر فقط اس وقت خوراک کے طور پر لی جاسکتی ہے جب اس کے علاوہ دیگر حلال ادویات سے علاج ممکن نہ ہو یا متعذر ہو، نیز کوئی ماہر مسلمان ڈاکٹر وہ دواء تجویز کرے۔
3. مشبوہ اجزاء پر مبنی ادویات کسی مستند حلال تصدیقی ادارے کی طرف سے لوگو یا مونوگرام کے بغیر استعمال نہیں کرنی چاہیے۔ کیونکہ یہ طبیب (ڈاکٹر) کے مہارت کا میدان نہیں۔ مستند محقق اور حلال و حرام سے متعلق علمائے کرام ہی اس کی تصدیق کرنے کے اہل ہیں۔
4. حکومتی سطح پر حلال فوڈ انڈسٹری اور ادویات سازی کے لیے قوانین مرتب کیں جائیں۔
5. حکومت کو چاہیے کہ دواساز صنعتوں کو پابند کریں کہ حلال ادویات پر بااعتماد حلال تصدیقی اداروں کا جاری کردہ حلال لوگو ثبت کریں۔
6. عوام الناس میں اور سکول و کالج اور یونی ورسٹی کی سطح پر نصاب میں اور غیر نصابی تربیتی نشستوں میں اس امر کی تشہیر کی جائے اور آگاہی مہم چلائی جائے، تاکہ عوام میں شعور پیدا ہو اور حلال کھانے کی طرف توجہ ہو۔

حوالہ جات وحواشی

الفتاوی العالمکیریۃ، الفتاویٰ الہندیۃ (الثانیۃ، Vols. 1–6). المطبعۃ الکبری الأمیریۃ (وصَوّرتھا دار الفکر بیروت وغیرھا).

Al-Fatāwā al-ʿĀlamgīriyya / Al-Fatāwā al-Hindiyya. (n.d.). *(2nd ed., Vols. 1–6).* Al-Maṭbaʿa al-Kubrā al-Amīriyya. (Reprinted by Dār al-Fikr, Beirut).

ابن المنظور, م. ب. م. ب. ا. ا. (1414). لسان العرب (الثالثۃ، Vols. 1–15). دار صادر.

Ibn Manẓūr, Muḥammad b. Mukarram b. ʿAlī al-Anṣārī. *Lisān al-ʿArab.* 3rd ed. Vols. 1–15. Beirut: Dār Ṣādir, 1414 AH.

ابن حنبل, ا. ب. م. ب. ح. (2001). مسند الإمام أحمد بن حنبل (الاولیٰ، Vols. 1–50). مؤسسۃ الرسالۃ.

Ibn Ḥanbal, A. b. M. b. Ḥ. (2001). *Musnad al-Imām Aḥmad ibn Ḥanbal* (1st ed., Vols. 1–50). Beirut: Muʾassasat al-Risāla.

ابن نجیم, ز. ا. ب. ا. (1431). البحر الرائق شرح کنز الدقائق (الثانیۃ، Vols. 1–8). دار الکتاب الاسلامی.

Ibn Nujaym, Z. al-D. b. I. (1431 AH). *Al-Baḥr al-Rāʾiq Sharḥ Kanz al-Daqāʾiq* (2nd ed., Vols. 1–8). Beirut: Dār al-Kitāb al-Islāmī.

البخاری, م. ب. ا. ب. ا. (2011). الجامع الصحیح للامام البخاری (الاولی، Vols. 1–15). مرکز الشیخ ابی الحسن الندوی للبحوث والدراسات الاسلامیۃ.

Al-Bukhārī, M. b. I. b. I. (2011). *Al-Jāmiʿ al-Ṣaḥīḥ lil-Imām al-Bukhārī* (1st ed., Vols. 1–15). Lucknow: Markaz al-Shaykh Abī al-Ḥasan al-Nadwī lil-Buḥūth.

الترمذی, ا. ع. م. ع. ب. س. (1975). جامع الترمذی (الطبعۃ الثانیۃ، Vols. 1–5). شرکۃ مکتبۃ ومطبعۃ مصطفی البابي الحلبي.

Al-Tirmidhī, A. ʿĪ. M. b. ʿĪ. b. S. (1975). *Jāmiʿ al-Tirmidhī* (2nd ed., Vols. 1–5). Cairo: Sharikat Maktabat wa-Maṭbaʿat Muṣṭafā al-Bābī al-Ḥalabī.

الزیلعی, ف. ع. ب. ع. (1314). تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق وحاشیۃ شلبی (الاولی). المطبعۃ الکبری الامیریۃ.

Al-Zaylaʿī, F. al-D. ʿU. b. ʿA. (1314 AH). *Tabyīn al-Ḥaqāʾiq Sharḥ Kanz al-Daqāʾiq wa-Ḥāshiyat Shalabī* (1st ed.). Cairo: Al-Maṭbaʿa al-Kubrā al-Amīriyya.

الشامی, م. ا. ب. ع. (1966). حاشیۃ رد المحتار علی الدر المختار شرح تنویر الابصار (الثانیۃ، Vols. 1–6). شرکۃ مکتبۃ ومطبعۃ مصطفی البابي الحلبی، بمصر.

Al-Shāmī, M. A. ibn ʿĀ. (1966). *Ḥāshiyat Radd al-Muḥtār ʿalā al-Durr al-Mukhtār Sharḥ Tanwīr al-Abṣār* (2nd ed., Vols. 1–6). Cairo: Sharikat Maktabat wa-Maṭbaʿat Muṣṭafā al-Bābī al-Ḥalabī..

العثمانی, ا. ا. م. ت. (1424). بحوث فی قضایا فقہیۃ معاصرۃ (الطبعۃ الاولی). دار القلم.

Al-ʿUthmānī, A. al-ʿA. M. T. (1424 AH). *Buḥūth fī Qaḍāyā Fiqhiyya Muʿāṣira* (1st ed.). Damascus: Dār al-Qalam.

العثمانی,ظ.ا.(2009). امداد الاحکام (جدید). مکتبہ دار العلوم.

Al-ʿUthmānī, Ẓ. A. (2009). *Imdād al-Aḥkām* (New ed.). Deoband: Maktabat Dār al-ʿUlūm.

القشیری,ا.ا.ب.ا.(1955). صحیح مسلم (الاولی, Vols. 1–5). مطبعۃ عیسی البابی الحلبی، وشرکاؤہ.

Al-Qushayrī, A. al-Ḥ. M. b. A. (1955). *Ṣaḥīḥ Muslim* (1st ed., Vols. 1–5). Cairo: Maṭbaʿat ʿĪsā al-Bābī al-Ḥalabī wa-Shurakāʾuh.

خالد,ن. (2021, August 23). ماکول اللحم میتہ کے بالوں اور روغنِ پشم کا حکم [Review of ماکول اللحم میتہ کے بالوں اور روغن پشم کا حکم, by م. مفتی]. المفتی آنلائن دارالافتاء جامعۃ الرشید.

Khālid, N. (2021, August 23). Ḥukm Mākūl al-Laḥm Maytah ke Bālōn aur Raughan-i-Pashm ka. Review of *Ḥukm Mākūl al-Laḥm Maytah ke Bālōn aur Raughan-i-Pashm ka*, by Muḥammad Muftī. *Al-Muftī Online Dār al-Iftāʾ Jāmiʿat al-Rashīd*.

شاہد,ن.(2017). بعض اہم اجزائے ترکیبی، ذرائع اور استعمالات.

Shāhid, N. (2017). *Baʿḍ Aham Ajzāʾ Tarkībī, Ẕarāʾiʿ aur Istimālāt* [Some important ingredients, sources, and uses].

عبدالرزاق,ی.,عالم,م.ش.,علی شاہ,ع.,& ظفر,ا.(2021). حلال انڈسٹری سے متعلق تحقیقی مقالات (پہلا). شعبہ شرعی تحقیق سنہا پاکستان.

ʿAbd al-Razzāq, Y., Muḥammad Shāhid ʿĀlam, ʿAlī Shāh, A., & Ẓafar, I. (2021). *Ḥalāl Industry se Mutalliqa Taḥqīqī Maqālāt* [Research articles related to the ḥalāl industry] (Vol. 1). Sharīʿah Research Department, SANHA Pakistan.

قلعہ جی,ا.م.ر.,& قعنبی,د.(1404). معجم لغۃ الفقہاء. ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیۃ.

Qilʿajī, A. M. R., & Qaʿnabī, D. (1404 AH). *Muʿjam Lughat al-Fuqahāʾ* [Dictionary of Jurists' Terminology]. Karachi: Idārat al-Qurʾān wa al-ʿUlūm al-Islāmiyya.

لجنۃ العلماء (with عالمگیر,ا.). (1310). الفتاوی العالمکیریۃ، الفتاویٰ الہندیۃ (الثانیۃ, Vols. 1–6). المطبعۃ الکبری الأمیریۃ (وصوّرتھا دار الفکر بیروت وغیرھا).

Group of Ulama (with Aalamgir, O.). (1310 AH). *Al-Fatāwā al-ʿĀlamgīriyya / Al-Fatāwā al-Hindiyya* (2nd ed., Vols. 1–6). Cairo: Al-Maṭbaʿa al-Kubrā al-Amīriyya. (Reprinted by Dār al-Fikr, Beirut, among others).

لجنۃ العلماء.(2020). موسوعۃ صناعۃ الحلال (الاولی, Vols. 1–3). وحدۃ البحث العلمي بإدارۃ الإفتاء.

Lajnat al-ʿUlamāʾ. (2020). *Mawsūʿat Ṣināʿat al-Ḥalāl* [Encyclopedia of Ḥalāl Production] (1st ed., Vols. 1–3). Scientific Research Unit, Dār al-Iftāʾ.

مصطفیٰ,ع. (n.d.). معاییر الحلال والحرام فی الاطعمۃ والاشربۃ والادویۃ والمستحضرات التجمیلیۃ علی ضوء الکتاب والسنۃ. جمعیۃ خریجی الشرق الاوسط الاندونیسیۃ.

Muṣṭafā, ʿA. M. (n.d.). *Maʿāyīr al-Ḥalāl wa al-Ḥarām fī al-Aṭʿima wa al-Ashriba wa al-Adwiya wa al-Mustaḥḍarāt al-Tajmīliyya ʿAlā Ḍawʾ al-Kitāb wa al-Sunna* [Standards of Ḥalāl and

Ḥarām in Foods, Beverages, Medicines, and Cosmetics in Light of the Qurʾān and Sunnah]. Jakarta: Jamʿiyyat Khirījī al-Sharq al-Awsaṭ al-Indūnīsiyya.

مصطفیٰ, غ., & تھانوی, م. ا. ع. (n.d.). طبی جوہر. (Vol. 1–1).

Muṣṭafā, G., & Thānawī, M. A. ʿA. (n.d.). *Ṭibbī Jawhar* [Medical Essence] (Vol. 1).

Animal-*Derived Ingredients Resource | Living | PETA*. (n.d.). Retrieved September 9, 2023, from https://www.peta.org/living/food/animal-ingredients-list/

Cristiano, L., & Guagni, M. (2022). *Zooceuticals and Cosmetic Ingredients Derived from Animals*. PSQCA (Ed.). (2019). *Pakistan Standerd for Halaal management system-Fundamentals and Vocabulary*. PSQCA.